حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ *

دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کے زیراہتمام دفاع پاکستان وکشمیر پرقومی یکجہتی کانفرنس کا خطبہ استقبالیہ اور متفقہ اعلامیہ

مولانا سمیع الحق صاحب چیئرمین دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کی دعوت پراور ان کی صدارت میں کونسل کے زیر اہتمام ایک قومی یکجہتی کانفرنس مورخہ 10 جون 2002 ہالیڈے ان ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں پاکستان اورمقبوضہ وآزادکشمیر کے سیاسی ودینی جماعتوں کے قائدین کی بھرپور نمائندگی تھی۔مولانا سمیع الحق نے افتتاحی خطاب حسب ذیل استقبالیہ سے کیا جسے اعلامیہ کی شکل میں نشر کیا گیا۔............(ادارہ)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

رہنمایان جماعت، وزعماءِ قوم، علماء کرام ومشائخ عظام! سب سے پہلے میں دل کی گہرائیوں سے آپ حضرات کا شکرگزار ہوں کہ آپ بہت مختصر نوٹس پر شدید گرمی میں ملک کے دوردراز سے یہاں تشریف لائے اور میری دعوت کو شرف قبولیت بخشا۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں قوم ووطن کا درد ہے اور آپ موجودہ بحرانی حالات میں اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان دشمنوں کو ایک توانا پیغام دینا چاہتے ہیں جو اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔

حضرات گرامی قدر! آپ سب اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ چودہ کروڑ پاکستانیوں کی دلی آرزو کے باوجود وطن عزیز میں اللہ کا وہ دین نافذ نہیں ہوسکا جو ہمارے دیرینہ مسائل کا حل ہے اور جس کی کارفرمائی انسانی حقوق اور عزت نفس کی ضمانت دیتی ہے اندرون ملک بعض سازشی عناصر ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ پاکستان کی نظریاتی اساس کو کمزور کیا جائے۔ہمارے دشمنوں کو بھی اس امر کا بخوبی اندزہ ہے کہ پاکستان کی حقیقی قوت اس توانا نظریے میں ہے جو ہر پاکستانی کے دل میں فروزاں ہے۔عالمی سطح پر ہمیشہ ایسی سازشیں تیار ہوتی رہتی ہیں جن کا مقصد اہل پاکستان کو روح جہاد سے محروم کرنا ہے تاکہ غیرملکی افکار اور مغربی تہذیب کی یلغار کے سامنے کوئی مضبوط دیوار باقی نہ رہے اور

---

* مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

پاکستان نظریاتی استعمار کا حقیر دُم چھلا بن کر رہ جائے۔

افغانستان میں طالبان کی حکومت کے قیام سے امریکہ‘ برطانیہ اور ان کے دیگر حواریوں کو اندازہ ہوا کہ صرف اللہ کے حضور سربسجود ہونے اور ہر مصنوعی طاقت کی خدائی کا انکار کرنے والے یہ سرفروش طاغوتی طاقتوں کے لئے بہت بڑا خطرہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ طے پایا کہ طالبان کو نمونہ عبرت بنا دیا جائے اور اسلامی امہ کو اتنا خوفزدہ کر دیا جائے کہ کوئی ایک دوسرے کی مدد کا تصور بھی نہ کر سکے اور سب کی توجہ صرف اپنے آپ کو بچانے پر مرکوز ہو جائے۔

11 ستمبر کو امریکہ میں جو کچھ ہوا‘ اس کے محرکات کا اندازہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ کوئی تحقیقاتی کمیشن تک نہیں بیٹھا۔ حادثے کے ساتھ ہی اونی سے ثبوت کے بغیر ساری ذمہ داری ایک شخص پر ڈال دی گئی اور پھر طالبان کو اس جرم کی سزا دینے کا فیصلہ ہوا کہ وہ اسامہ بن لادن کے میزبان ہیں۔ پاکستان نے امریکی دھمکی کے سامنے ہتھیار ڈال کر ایسا کردار ادا کیا جو نہ صرف اہل پاکستان کی خواہشات کے صریحاً خلاف تھا بلکہ پاکستان کی پوری تاریخ کے مجموعی تاثر کے بھی منافی اور اپنے سب کچھ کئے کرائے پر پانی پھیر دینے کے مترادف تھا۔ پھر جو کچھ ہوا آپ کے سامنے ہے۔ طالبان پر جو گزری‘ سو گزری پاکستان کا حال یہ ہے کہ ہمارے ہوائی اڈے امریکی تحویل میں ہیں‘ ہمارا مواصلاتی نیٹ ورک اس کے لئے وقف ہے۔ ہماری لاجسٹک سپورٹ اس کے لئے مخصوص ہے۔ ایف۔ بی۔ آئی اور سی‘ آئی اے کے اہل کار پورے ملک میں بکھرے ہوئے ہیں۔ وہ جہاں چاہیں آزادانہ آپریشن کر رہے ہیں۔ کسی کو کچھ خبر نہیں کہ کس وقت امریکی اسے اٹھا کر کیوبا کے رسوائے زمانہ ایکسرے کیمپ میں لے جائیں عملاً ملک کی خود مختاری اور بالادستی ختم اور آزادی غلامی میں تبدیل ہو کر رہ گئی ہے جس کی بحالی کی جدوجہد اور اسے اس شکنجے سے نکالنے کی فکر ہر سیاسی‘ پارٹی رہنما اور ہر پاکستانی کا مشترکہ فریضہ ہے یہ کوئی دینی نہیں بلکہ قومی مسئلہ ہے اور صرف دینی قوتوں جہادی تنظیموں کی نہیں بلکہ آپ میں سے ہر ایک کو دعوت فکر دے رہی ہے اس معاملہ میں دینی اور لادینی‘ سیکولر غیر سیکولر کی تفریق نہیں کی جا سکتی۔

حکومت نے طالبان کے خلاف عالمی کولیشن کا حصہ بنتے وقت قوم کو مطمئن کرنے کے لئے تین اہداف دیئے تھے۔

(۱) نیوکلئیر اثاثوں کا تحفظ　(۲) کشمیر کاز کا تحفظ　(۳) معیشت کی بحالی

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اہداف کا کیا بنا؟ ایٹمی پروگرام کبھی اتنے خطرے میں نہ تھا جتنا آج ہے۔ معیشت کی بحالی صرف چند قرضوں کی ری شیڈولنگ سے آگے نہ بڑھ سکی اور سب سے زیادہ ظلم کشمیر کاز پر ہوا جو شدید بے بسی کا شکار ہو چکا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی کی انتہا یہ ہے کہ ساری دنیا آج بھارت کی زبان بول رہی ہے۔ انہیں ایک کروڑ کشمیریوں کا مسئلہ صرف کراس بارڈر ٹیررازم تک محدود نظر آتا ہے اور سارا زور پاکستان پر ڈالا جا رہا ہے اسی ہزار شہداء کا تذکرہ ختم ہو چکا ہے۔ کوئی ان بیس ہزار کشمیری بیٹیوں کا ذکر بھی نہیں کر رہا جو اپنی عصمتیں لٹا بیٹھیں۔ دنیا کا کوئی مہذب ملک مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بدترین پامالی کا رونا نہیں روتا۔ کسی کو خبر نہیں کہ بھارتی فوج کے

سات لاکھ درندے وہاں کیا کر رہے ہیں اتنے بھیانک اور بہیمانہ مظالم ڈھانے کے بعد بھی بھارتی سامراج ساری دنیا کا چہیتا ہے اور کشمیریوں کے حقوق اور آزادی کی آواز اٹھانے والا پاکستان مجرم بنا۔ عالمی کٹہرے میں کھڑا ہے اور پاکستان سے جہاد و جدوجہد کشمیر کو دہشتگردی قرار دینے اور کہلوانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ایک آزاد ریاست آزاد کشمیر کی جدوجہد آزادی کو دراندازی قرار دے کر کشمیریوں کو جہاد آزادی سے روکنے کیلئے ہمیں استعمال کیا جارہا ہے

حضرات گرامی! یہ نہایت ہی نازک صورتحال ہے۔ ملک اس وقت جمہوری اداروں سے محروم ہے۔ عوام کی امنگوں کی ترجمانی مشکل ہو چکی ہے۔ امریکہ کو معلوم ہے کہ سارے فیصلے ایک فرد کے ہاتھ میں ہیں اس لئے وہ اپنے ایلچیوں اور پل پل کے ٹیلی فونوں کے ذریعے دباؤ بڑھا رہا ہے۔ بظاہر یوں دکھائی دینے لگا ہے کہ طالبان کو امریکی بھیڑیوں کے آگے ڈال دینے کے بعد ہماری حکومت کشمیری حریت پسندوں کو بھی بھارتی درندوں کا چارہ بنانے پر آمادہ ہوگئی ہے اگر ایسا ہوگیا تو نصف صدی بالخصوص پچھلے تیرہ سال سے تحریک ایک ایسے انجام سے دوچار ہو جائے گی جس کا تصور بھی خون کے آنسو رلاتا ہے۔ اور اس کے بعد نیوکلیئر صلاحیت کو مفلوج اور ملیا میٹ کر دینے اور ایک ایک کر کے ایجنڈے کے دیگر حصوں پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔

عمائدین محترم! اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر قوم و ملک کو درپیش مسائل کا جائزہ لیں۔ خاص طور پر کشمیر کی آزادی' سرحدات کی حفاظت' ایٹمی صلاحیت کی بقاء' دینی مدارس کے تشخص' اسلامی تہذیب کی بقاء اور آئین پاکستان کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ مغربی سرحدات غیر محفوظ ہیں مشرق میں دشمن سرحد پر کھڑا ہے اور سازشیں عروج پر ہیں۔ ایسے میں ہم ملک کے اندر ایسی کوئی سرگرمی نہیں چاہتے جو دفاع وطن کے ہنگامی تقاضوں کے منافی ہو یا جس سے ملک میں افراتفری پیدا ہو لیکن ہم بے بس و لاچار ہو کر بیٹھنا بھی نہیں چاہتے۔ افغان پالیسی کے خلاف موثر جدوجہد نہ کرنے کے نتائج سامنے آچکے ہیں۔ اگر ہم خاموش تماشبین بنے رہے تو خدانخواستہ کشمیر کی تحریک آزادی بھی اسی انجام سے دوچار ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں ایک موثر' حقیقت پسندانہ اور قابل عمل لائحہ عمل واضح کرنا ہوگا جس کا مقصد ساری دنیا بالخصوص دشمن کو یہ بتانا ہو کہ اپنے نظریے اور اپنی سرزمین کے دفاع کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں حکومت کے سامنے بھی ایسا لائحہ عمل رکھنا ہوگا جو قومی یکجہتی کا ضامن ہو اور جس پر عمل پیرا ہونے سے پاکستان اپنی قومی آزادی و خودمختاری کا تحفظ کر سکے۔

وقت تیزی سے گزرتا جارہا ہے اور گھیرا تنگ ہو رہا ہے۔ ہمیں حکومت کو یہ بتانا ہوگا کہ وہ تنہا اس طوفان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسے پوری قوم کو اپنے ساتھ ملانا ہوگا اور اس کے لئے ضروری ہے کہ حکمران اپنی انا کو ملک و قوم کی انا پر قربان کردیں۔

حضرات گرامی قدر! میں اپنی مصروفیات سمیٹتے ہوئے آخری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ٹھوس لائحہ عمل طے

کرتے وقت آپ صورت حال کے تمام پہلوؤں اور بالخصوص ملکی دفاع کو ضرور پیش نظر رکھیے۔ ہمارا مقصد کسی قسم کی پوائنٹ سکورنگ یا سیاست بازی نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مفادات کا تحفظ ہونا چاہیے۔

میں آپ سے اجازت چاہتے ہوئے ایک بار پھر شکر گزار ہوں کہ آپ اس کانفرنس میں تشریف لائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائش کی اس گھڑی میں ہمیں ایک تاریخ ساز کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا یہ اجماع ملت کی توقعات پر پورا اترے اور ہم پاکستان وکشمیر کے خلاف امریکہ بھارت اسرائیل اور ان کے تمام اتحادیوں کے سازشوں سے نمٹنے کے لئے ملک وقوم کی صحیح رہنمائی کے فریضہ سے عہدہ برآ ہوسکیں۔ آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قومی یکجہتی کانفرنس کا مندرجہ ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا۔

(۱) اسلام امن وسلامتی کا دین ہے جو "لا اکراہ فی الدین" یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کا علمبردار بھی ہے۔ اور اس بات کا علمبردار کہ جس نے کسی جان کے بدلے میں یا زمین پر فساد برپا کئے بغیر کسی انسان کا قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کو تہہ تیغ کیا' اس طرح اسلام نے انسانی جان کے احترام کی حدود متعین کیے اور لاشوں کا حلیہ بگاڑنے اور بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو میدان قتال میں قتل کرنے سے منع کرنے نیز (Non Combatants) پہ ہاتھ نہ اٹھانے کا اعلان کر کے حق دفاع کا ایک ناقابل تغیر ضابطہ فراہم کردیا۔

(۲) غیر وابستہ تحریک "NAM" افریقی اتحاد کی تنظیم "OAU" اسلامی کانفرنس کی تنظیم "OIC" اور رابطہ عالم اسلامی کی حالیہ سکالرز کانفرنس نے حق خود ارادیت کیلئے جاری جدوجہد اور دہشت گردی کے درمیان جو خط امتیاز کھینچا ہے وہ جس طرح ماضی میں درست تھا آج بھی درست ہے۔

(۳) حق وصداقت کے لئے فلسطین سے کشمیر تک لاکھوں جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے شہیدوں کے خون نے آزادی کی جو راہیں کھولی ہیں انہیں نہ مسدود ہونے دیا جائے گا نہ کسی مصلحت کا شکار ہونے دیا جائے گا۔

(۴) پاکستان کی مغربی سرحد کے غیر محفوظ ہونے کے بعد مملکت خداداد کی مشرقی سرحد پر دشمن کی افواج کا اجتماع اور بھارت امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کا اولین تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے تمام اختلافات کو بھلا کر دفاع پاکستان کیلئے ایک ہو جائیں اور پاکستان کی تکمیل' تحفظ اور استحکام کی جنگ لڑنے والے کشمیری عوام اور مجاہدین کے پشتیبان بن جائیں۔

(۵) بھارت کشمیری قائدین کے قتل اور بے بنیاد الزامات پر POTA جیسے کالے قانون کے تحت گرفتاریوں کے ذریعہ اس تحریک کو دبا نہیں سکے گا جس میں اسی ہزار شہیدوں کا خون شامل ہے۔

(۶) جموں وکشمیر کو تقسیم کرنے والی جنگ بندی لائن کو عبور کرنے پر کشمیری عوام کے لئے کوئی پابندی نہیں اس لئے حکومتِ پاکستان بلاوجہ کشمیریوں کی آمدورفت پر کوئی پابندی عائد کرنے کی جسارت نہ کرے۔

(۷) موجودہ صورتحال میں آزاد جموں وکشمیر جو کہ تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ ہے اسے تحریک میں موثر اور مطلوبہ کردار ادا کرنے کے لئے مزید مضبوط بنایا جائے' نیز مجاہدین کی ہر ممکن طریقے سے بھرپور مدد کی جائے۔

قومی یکجہتی نے کانفرنس مطالبہ کیا کہ

(۱) پاکستان جموں وکشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کو اقوام متحدہ کے چارٹر اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے اصولی موقف پر استقامت کے ساتھ ڈٹا رہے۔

(۲) پاک فوج اور دینی وجہادی قوتوں کے درمیان تصادم کے ذریعہ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی دشمن کی سازش کو بہرصورت ناکام بنائی جائے۔ اس سلسلے میں دینی قوتوں کے اب تک کے کردار کو اسی سلسلے کی ایک کڑی سمجھا جائے نہ کہ کمزوری۔

(۳) حکومت اور سیاسی پارٹیاں اپنی انا اور سیاسی مصلحتوں کو چھوڑ کر پاکستان کی بقاء سلامتی اور دفاع کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پاکستانی رائے عامہ کو ہموار کریں اسی طرح ملک پر قائم ہونے والے بڑھتے ہوئے غیر ملکی اثرات اور تسلط سے ملک کو نکالنے کے لئے کام کیا جائے۔

(۴) جہاد ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے لہذا کوئی بین الاقوامی قوت یا حکومت مسلمانوں کو اس دینی فریضہ سے نہیں روک سکتی۔ اگر ایسا کیا گیا تو اسے دین میں مداخلت کے مترادف سمجھا جائے گا۔

(۵) اگر ہندوستان نے حملہ کیا تو حکومت پاکستان جہاد کا اعلان کرے تاکہ نہ صرف پاک فوج بلکہ پوری قوم اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

(۶) افغانستان کے مسئلہ میں امریکہ کے ساتھ پاکستان کے بلاجواز تعاون کے تسلسل کو اب بند کیا جائے۔ امریکی اڈوں اور ایف بی آئی کے دفاتر فوری طور پر ختم کیا جائیں تاکہ پاکستان کو امریکہ کی غلامی سے نجات مل سکے۔

(۷) ممتاز کشمیری قائد سید علی گیلانی اور دیگر تمام قائدین اور مجاہدین کے کالے قانون POTA کے تحت گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے آل پارٹیز حریت کانفرنس مقبوضہ کشمیر کی طرف سے ہڑتال کی کال کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مجاہدین کشمیر کے انصار مولانا مسعود اظہر' حافظ محمد سعید اور دیگر کارکنان کو جرم بے گناہی کی قید سے آزاد کرے اور آئندہ دشمن کو راضی کرنے والے اقدامات سے باز رہے۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ افغانستان کے اندر اور وہاں سے آئے ہوئے تمام افراد کو فوری طور پر جیل خانوں سے رہا کئے جائیں۔

(۸) یہ اجلاس مولانا سمیع الحق صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کو مزید فعال بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور ملک کی تمام سیاسی و دینی قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کشمیر فلسطین 'افغانستان اور ملت مسلمہ کے دفاع کی جنگ کے لئے اس پلیٹ فارم پر متفق ہو کر فریضہ اسلامی ادا کریں تاکہ

یہ ساری جنگ مکمل یکجہتی اور اجتماعیت سے لڑی جا سکے۔

قومی یکجہتی کانفرنس میں شریک رہنماؤں کے نام

(۱) مولانا سمیع الحق، چیئرمین دفاع پاکستان وافغانستان کونسل (۲) عامر خان، ایم کیو ایم (۳) راجہ محمد ظفر الحق، مسلم لیگ (ن) (۴) جنرل حمید گل، تحریک اتحاد پاکستان، میاں محمد حضران صاحب (۵) جنرل (ر) اسلم بیگ فرینڈز (۶) مولانا منظور احمد چنیوٹی، ختم نبوت موومنٹ (۷) مولانا قاضی عبداللطیف، مولانا سید یوسف شاہ، قاری عبدالمنان، مولانا عبدالخالق جمعیت علماء اسلام (س) (۸) راؤ جاوید علی خان مرکزی نائب صدر پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی (۹) غلام محمد صفی، آل پارٹیز حریت کانفرنس جموں وکشمیر (۱۰) عبدالرشید ترابی، جماعت اسلامی آزاد جموں و کشمیر (۱۱) حافظ عبدالرحمان مکی، جماعت الدعوۃ پاکستان، مولانا امیر حمزہ، محمد یحییٰ مجاہد (۱۲) شیخ رشید احمد، ڈاکٹر بشارت مسلم لیگ (ن) (۱۳) غلام سرور چیمہ، نثار علی خان، عظیم چوہدری مسلم لیگ (ق) (۱۴) مولانا نذیر فاروقی جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر (۱۵) شیخ الحدیث مولانا زرولی خان، مولانا منصور صاحب، قاری مفتاح اللہ، مشائخ پاکستان (۱۶) مولانا عبدالجلیل اتحاد العلماء (۱۷) محمد علی درانی، محمد طلحہ ملت پارٹی۔ (۱۸) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مجلس تعاون اسلامی (۱۹) مولانا عبدالعزیز علوی جماعت الدعوۃ آزاد کشمیر (۲۰) کالعدم سپاہ صحابہؓ، مولانا خادم حیسن ڈھلو، مولانا محمد احمد لدھیانوی (۲۱) کالعدم تحریک جعفریہ مولانا عبدالجلیل نقوی، علامہ محمد رمضان توقیر (۲۲) جاوید قصوری، صابر حسین اعوان، حزب المجاہدین (۲۳) جنرل ظہیر الاسلام عباسی، حزب اللہ پارٹی (۲۴) شمس الحق اعوان تنظیم اسلامی قاری حسنات سے یو آئی (ف)

بقیہ صفحہ نمبر 35 سے :

ارے مہذب بنی پھرتی ہو لیڈر بنتی ہو، داد عیش لیتی ہو، جلوت میں ٹی وی پر کیا کر کے نہیں دکھاتیں۔ خلوت میں کیا نہیں کر ڈالتیں؟ ہمیں ساٹھ پینسٹھ سال پہلے کی ایک بات یاد آ رہی ہے آپ کو ضرور سنا دیں۔ ''شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات'' ہم پاکستان بننے سے دو سال پہلے بہاولپور آئے اپنے ایک عزیز کے ساتھ ان کے کسی دوست کے گھر ملنے گئے۔ دوست نے دروازے پر دستک دی پھر دستک دی پھر ایسا محسوس ہوا کہ دروازے کے پاس آ کر کسی نے تین مرتبہ تالی بجائی۔ میرا عزیز تالی کی آواز سن کر واپس مڑ گیا۔ میرے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ جس سے ملنے گئے تھے وہ لڑکا گھر پر نہیں ہے اور یہ بتایا کہ جب مرد گھر میں نہیں ہوتا تو عورت ہاتھ سے تالی بجا دیتی ہے کہ مرد نہیں۔ آپ واپس چلے جائیں۔ میں نے پاکستان بننے سے پہلے بہاولپور میں کسی مسلمان عورت کو بازار میں چلتے پھرتے نہیں دیکھا۔ تانگہ کے چاروں طرف چادر اگر لپٹی ہے تو سمجھ لیں کہ مسلمان عورت اندر بیٹھی ہے۔ آج اس تحریر کا مقابلہ بہاولپور جا کر آپ خود کر لیں کہ ایک اسلامی ریاست بہاولپور میں کیسی غیر اسلامی بہاولپور کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ .... (جاری ہے)